Regd. No. L. 5754 بسم اللہ الرحمٰن الرحیم رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الفضل بیداللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

نمبر ۳	۲۶ تبلیغ ۱۳۲۸ھ	۲۷ ربیع الثانی ۱۳۶۸ھ	۲۶ فروری ۱۹۴۹ء	نمبر ۴۷

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۵ ماہ تبلیغ۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت سردرد کی وجہ سے ناساز ہے احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت اُم المؤمنین مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

سندھ میں ایک لاکھ ٹن چاول فالتو ہوگا

کراچی ۲۵ فروری۔ حکومت سندھ کے محکمہ خوراک کے ایک ترجمان نے سندھ کی فصل کا ذکر کرتے ہوئے بتایا ۱۹۴۸-۴۹ء میں ایک لاکھ ٹن چاول فالتو ہوگا۔ اسمیں سے ۵۱ ہزار ٹن کراچی کو اور ۲۸ ہزار ٹن مشرقی بنگال کو پہلے ہی سے دیا جا چکا ہے ترجمان نے بتایا کہ یہ تعداد معمولی فالتو پیداوار سے نصف ہے کیونکہ گذشتہ سیلاب سے فصل کو کافی نقصان ہوا۔ بہت سی پیداوار ناجائز طور پر سرحد پار بھی جاتی رہی ہے۔ لیکن اب اس میں کافی کمی آگئی ہے۔ حکومت نے ابھی ۱۹۳ وارداتوں کا پتہ لگا کر مجرمین کو عبرتناک سزا دی ہے۔

ترجمان نے کہا۔ خریف کی فصل کی ابھی کافی نگرانی کرنی ہوگی۔ کیونکہ وہ سرحد کے بالکل قریب ہے

نظام نے ابھی ہندوستان میں شمولیت کی دستاویز پر دستخط نہیں کئے؟

نئی دہلی ۲۵ فروری۔ ہندوستان پارلیمنٹ میں سرکاری پارٹی کے چیف وہپ نے بتایا کہ نظام حیدرآباد نے ابھی تک ریاست کی ہندوستان میں شمولیت کی دستاویز پر رسمی طور پر دستخط نہیں کئے۔

سردار پٹیل نے بتایا کہ چار ہزار کمیونسٹ گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ پارلیمنٹ میں آج ایک بل پیش ہوا جسمیں چند ضروری سروسز کے سٹاف کو ہڑتال کرنے کی ممانعت کر دی گئی۔

تقسیم کشمیر ہرگز قبول نہ کیجائیگی (غلام عباس)

لاہور ۲۵ فروری۔ چوہدری غلام عباس نے کشمیر کے متعلق مسلم لیگ کونسل کی قرارداد کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا۔ ہم تقسیم کشمیر کو کسی صورت میں بھی منظور نہ کریں گے۔ مسئلہ کشمیر کا واحد حل آزادانہ اور غیر جانبدارانہ استصواب رائے ہے۔ تقسیم کشمیر کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ہے کیونکہ خود اقوام متحدہ کا ادارہ آزادانہ رائے شماری کرانے کا وعدہ کر چکا ہے۔

ڈاکٹر سید حسین انتقال کرگئے

قاہرہ ۲۵ فروری مصر کے ہندوستانی سفیر ڈاکٹر سید حسین حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے انتقال کر گئے آپکی عمر ۶۳ سال تھی

انڈین یونین فاشسٹوں کا طریق استعمال کر رہی ہے

نئی دہلی ۲۵ فروری۔ ہندوستان کے کمیونسٹ لیڈروں نے کمیونسٹوں کی گرفتاریوں کے سلسلے میں رائے زنی کرتے ہوئے کہا۔ یہ گرفتاریاں بتاتی ہیں کہ انڈین یونین نے فاسسٹوں کا طریق اختیار کر لیا ہے کارخانوں کے مزدوروں اور ٹریڈ یونینوں کے حقوق پر چھاپہ مارنے کی کوشش کیجا رہی ہے کمیونسٹ لیڈروں نے تمام ٹریڈ یونینوں کو ہدایت دی ہے کہ وہ ۹ مارچ کو ہڑتال کرنے کے لئے تیاری شروع کر دیں۔

حکومت ہند کمیونسٹ پارٹی کی حیثیت کے متعلق غور کر رہی ہے لیکن بیان کیا جاتا ہے کہ حکومت مسلمہ سیاسی جماعتوں پر پابندی عائد کرنے کے حق میں نہیں ہے۔

پاکستان اور ہندوستان کے درمیان ریل کی آمد و رفت کا سوال

پاکستان کے ہائی کمشنر کا بیان

نئی دہلی ۲۵ فروری ہندوستان میں پاکستان کے ہائی کمشنر مسٹر محمد اسمٰعیل نے پارلیمنٹ میں مسٹر گوپال سوامی آئینگر کے اس اعلان کا خیر مقدم کیا۔ کہ حکومت ہند پاکستان اور ہندوستان کے درمیان ریل کا رابطہ قائم کرنے سے پوری ہمدردی رکھتی ہے۔

مسٹر اسمٰعیل نے اس امر سے اتفاق کا اظہار نہیں کیا۔ کہ یہ رابطہ قائم کرنے کی راہ میں سیاسی یا امن و امان کی نوعیت کی کوئی خاص دشواری حائل ہے۔ انہوں نے کہا کہ کثیر تعداد میں لوگ پہلے ہی سے پاکستان اور ہندوستان جا اور آرہے ہیں۔ اور انہیں اپنی اپنی مستقرہ میں حفاظت کے ساتھ واپس ہونے میں شبہ نہیں ہے ابھی دو ہفتہ قبل مشرقی پنجاب کے وزیر اعظم ڈاکٹر گوپی چند بھارگوا نے کہا تھا کہ مسلمان مشرقی پنجاب میں آزادی کے ساتھ آجا سکتے ہیں۔ اور انہیں اپنی جان کا کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوگا۔ یہ باتیں اس دلیل کے خلاف ہیں۔ اور اس رابطہ کے فوری طور پر اجرا کو جائز ٹھہراتی ہیں۔ (اسٹار)

گورنر جنرل پاکستان بلوچستان تشریف لیگئے

سبی ۲۵ فروری۔ آج صبح گیارہ بجے پاکستان کے گورنر جنرل الحاج خواجہ ناظم الدین بذریعہ طیارہ کراچی سے یہاں پہنچے۔ ہوائی میدان میں بلوچستان کے ایجنٹ جنرل صاحبزادہ خورشید قلات کے وزیر اعظم۔ بلوچستان کی دیگر ریاستوں کے حکمران۔ اور بلوچستان مسلم لیگ کے صدر قاضی محمد عیسٰی نے آپ کا استقبال کیا۔

مسٹر محمد علی کراچی پہنچ گئے

کراچی ۲۵ فروری۔ آج صبح مسٹر محمد علی سیکرٹری جنرل پاکستان گورنمنٹ پیرس سے کراچی پہنچے آپنے کل پہنچنا تھا۔ لیکن طیارے کا انجن خراب ہو جانے کی وجہ سے آپ کو طہران میں رُکنا پڑا۔

کشمیر کمیشن کا فوجی مشیر راولپنڈی میں

راولپنڈی ۲۵ فروری۔ آج صبح اقوام متحدہ کے پاکستان و ہندوستان کمشن کے فوجی مشیر لفٹنٹ جنرل ڈیلوائے بذریعہ طیارہ یہاں پہنچے آپ نے کشمیر کی عارضی صلح کے مسودہ کے سلسلے میں پاکستان کے سپہ سالار سر ڈوگلس گریسی سے ملاقات کی۔ جبکہ پاکستان فوج کے بعض دیگر اعلیٰ افسر بھی موجود تھے۔ تین بجے بعد دوپہر آپ واپس دہلی چلے گئے۔

ملاقات کے وقت کمشن کے دو ممبر بھی موجود تھے جو کشمیر کے موجودہ ممبروں کے انچارج ہیں۔

محترم نواب عبد اللہ خانصاحب کی تشویشناک علالت

مکرم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔ محترم نوابصاحب کو رات خدا تعالیٰ کے فضل سے نیند اچھی آگئی۔ آج دن بھر نیند کیحالت رہی۔ اور ضعف کی شکایت رہی۔ دل اور خون کے دباؤ کی حالت بدستور ہے۔ احباب جماعت اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خاص طور پر درخواست ہے کہ محترم نوابصاحب کی صحت کاملہ عاجلہ کیلئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ سے شائع کیا

جرمنی کی ۷۰ لاکھ عورتوں کو ترک وطن کرنا چاہیئے
یورپ کے آبادی کے نازک مسئلہ کو حل کرنیکا طریقہ

برلن ۲۵ر فروری۔ یورپ کی بڑھتی ہوئی آبادی کی نازک صورت حال کو رضا کارانہ طور پر حل کرنے کی سب سے سخت کوشش کے سلسلہ میں جرمنی کی ۷۰ لاکھ فاضل عورتوں کو ترک وطن کردینا چاہیئے۔

یہ نازک صورت حال پولینڈ اور مشرقی جرمنی سے اخراج کی وجہ سے اور بھی بدتر ہوگئی ہے اور اس کی وجہ سے جرمنی کے مستقبل اور یورپ کی بحالی کے لئے ایک مہلک خطرہ لاحق ہوگیا ہے۔

تین عورتوں میں سے ایک، جس کے لئے دو عالمگیر جنگوں کی وجہ سے شوہر موجود نہیں ہے ترک وطن کرنے کے لئے تیار ہے۔ دوسروں کی بھی ہمت افزائی کی جانی چاہیئے۔

اندازہ ہے کہ مشرقی جرمن سے نکالے ہوئے باشندوں کی تعداد ۱۲ کروڑ ہے (استار)

دنیا کے بازار میں جاپان کی سستی سائکلیں

لندن ۲۵ر فروری۔ مڈلینڈ کے صنعت کار خاص طور پر برطانوی بازار میں جاپان کی سستی سائیکلوں کے سیلاب کو بہت دلچسپی سے دیکھ رہے ہیں۔

سائیکلوں اور موٹر سائیکلوں کے برطانوی صنعت کاروں اور تاجروں کی یونین کے ایک افسر نے بیان کیا کہ یونین کے ڈائریکٹر میجر ایچ آر وٹلنگ کچھ عرصہ سے جاپان کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کا مطالعہ کررہے ہیں۔ ہندوستان کے علاوہ ملایا اور برما بھی ان بازاروں میں ہیں جو جاپانی سائیکلوں کے لئے کھل رہے ہیں۔ جاپانی سائیکلیں مضحکہ خیز طریقہ پر کم قیمت ہیں۔

اخبار "فائی نن شیئل ٹائمز" کے بیان کے مطابق متعدد صنعت کاروں سے تحقیقات کرنے پر یہ انکشاف ہوا ہے کہ جب کہ وہ اسباب کا علم رکھتے ہیں کہ جاپان کی سائیکلوں کی برآمد میں اضافہ ہورہا ہے۔ وہ اس کی وجہ سے سننے حیران اور پریشان نہیں ہیں۔ جتنے بعض امریکی صنعت کار نظر آتے ہیں۔ امریکہ میں جاپانی سائیکلیں برطانیہ کی سب سے کم قیمت والی سائیکل سے ڈالر سستی فروخت ہورہی ہیں۔

پاکستان اور ہندوستان سے عربوں کے معاہدے

لندن ۲۵ر فروری۔ اخبار "ڈیلی گراف" کے "بیرونی اطلاعات" کے کالم کے مطابق عرب لیگ فوجی اتحاد کے ذریعہ سے اپنے منشور کو تقویت پہنچانا چاہتی ہے۔

"مصر، شام۔ اور لبنان پاکستان اور ہندوستان کے ساتھ دوستانہ معاہدوں کے لئے کوشاں ہیں"۔ (استار)

جنوبی افریقہ کی درآمد پر کنٹرول

کیپ ٹاؤن ۲۵ر فروری۔ اطلاعات مظہر ہیں کہ جنوبی افریقہ میں اسٹرلنگ علاقہ کی درآمد پر کنٹرول ہونا ناگزیر ہے۔ توقع ہے۔ کہ درآمدی کنٹرول کے نظام پر سختی سے نظرثانی کی جائے گی۔

ڈالر کی درآمد بھی بہت کم کردی گئی ہے

(استار)

لبنان میں سڑکوں کی تعمیر نو

بیروت ۲۵ر فروری۔ لبنان کی وہ سڑکیں جو تاریخی مقامات تک جاتی ہیں دوبارہ تعمیر کی جائیں گی۔ تاکہ باہر سے آنے والے سیاحوں کو سفر کرنے میں آسانی ہو جائے۔ (استار)

تیرانہ میرا

خدا کا ہے اسلام ۔ تیرانہ میرا
یہ رحمت کا الہام تیرانہ میرا

وہ چاہے تو مُردوں کو پھر زندہ کردے
اسی کا ہے یہ کام تیرانہ میرا

سمجھ مت غلام اس کو اپنی غرض کا
کہ یہ فیض ہے عام تیرانہ میرا

وہ جب چاہے گردش میں لائے یہ اسکو
یہ ساقی کا ہے جام ۔ تیرانہ میرا

اسی کا ہے جو پاک نیت سے باندھے
وگرنہ یہ احرام ۔ تیرانہ میرا

سنانا ہے تو نے یہ سارے جہاں کو
مسیحا کا پیغام ۔ تیرانہ میرا

روسی سپاہیوں کی طلبی

ماسکو ۲۵ر فروری۔ روسی مسلح فوجوں کے وزیر مارشل بلگانین نے ایک حکمنامہ میں یہ اعلان کیا ہے کہ روسی فوجوں کو "تیاری کی دائمی اور اعلیٰ معیار کی جنگ" برقرار رکھنی چاہیئے۔

امریکہ پر ایک "نئی جنگ" شروع کرنے کا الزام لگاتے ہوئے مارشل نے کہا کہ "تمام روسی سپاہیوں کو ہر وقت اپنی فوجی مہارت بڑھاتے رہنا چاہیئے اور انہیں اپنی فوجی سیاسی اور ٹیکنیکل معلومات میں اضافہ کرتے رہنا چاہیئے۔ اور اپنے نظم و نسق اور تنظیم کو مضبوط تر کرتے رہنا چاہیئے"۔

ہندوستان — کراچی ۲۵ر فروری۔ آج امب کی ریاستی مسلم لیگ کے ایک وفد نے ریاستوں کے ڈپٹی وزیر ڈاکٹر محمود حسین سے کراچی میں ملاقات کی اور انہیں ریاست میں پھیلے ہوئے حالات سے مطلع کیا (استار)

جاسوسی کا مقدمہ

دمشق ۲۵ر فروری۔ دمشق کی ایک عدالت نے مشرقی اردن کے باشندے لطفی الحاج حسین پر جاسوسی کے الزام میں مقدمہ چلائے گی۔

تین فلسطینی اور جبل دروز کے ایک فرد پر بھی اسی عدالت میں مقدمہ چلے گا۔ ان پر سنگین الزام لگا۔ اور دشمن کے ساتھ مواصلات کرنے کا جرم ہے (استار)

۲۷ر فروری بروز اتوار "یوم التبلیغ" مقرر ہے

ہر بالغ احمدی کا فرض ہے۔ کہ اس دن اپنے ضروری کاموں کا حرج کر کے بھی رخصت کرے۔ اور تمام دن تبلیغ احمدیت کے لئے وقف کرے۔ سوائے طبعی حاجات پوری کرنے کے دوسرا کام نہ کرے۔

سیکرٹریان تبلیغ امراء جماعتہائے سے استدعا ہے کہ وہ اپنی زیر نگرانی وفود تبلیغی بھجوائیں اور رپورٹ مرکز میں ارسال کریں۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

حضرت اُمّ المومنین اطال اللہ ظلہا کی طرف سے دُعا کی تحریک

عزیزم (میاں) عبداللہ خاں سلمہ کی تشویشناک علالت کا سلسلہ لمبا ہو رہا ہے۔ اور وقفہ وقفہ کے بعد بیماری کا حملہ ہوتا رہتا ہے۔

میں جماعت کے مخلصین سے اپیل کرتی ہوں کہ وہ ان کی صحت اور شفایابی کے لئے خصوصیت سے دُعائیں کریں۔

اُمّ محمود

(اُمّ المومنین اطال اللہ ظلہا)

خطبہ جمعہ
ہفتہ وار نمبر ۶

خدا تعالیٰ نے احمدیت کا جو بیج بویا ہے وہ بڑھیگا اور پھلیگا دنیا کی کوئی طاقت اسے روک نہیں سکتی

جماعت کی ترقی تعداد یا چندوں کے ساتھ نہیں بلکہ قربانی و ایثار کے ساتھ وابستہ ہے

جو حصہ اصلاح پر آمادہ نہیں اسے علیحدہ کر دینا ہی بہتر ہے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۵ نومبر ۱۹۴۸ء بمقام مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ لاہور

مرتبہ:۔ مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی مؤلف فضل

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

میں نے گذشتہ جمعہ دوستوں کو نماز کی طرف توجہ دلائی تھی۔ لیکن الٰہی سنت کے ماتحت

انسانوں کے دو گروہ

ہیں ایک آدم اور دوسرا ابلیس۔ ابلیس کے متعلق اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ اس نے فرشتوں کے ساتھ سجدہ کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ اب اس زمانہ میں وہ دونوں گروہ الگ الگ نہیں ہیں بلکہ ایک ہی جماعت کا کوئی حصہ ایسا ہوتا ہے۔ جو حضرت آدم علیہ السلام کا نمائندہ ہوتا ہے۔ اور کوئی حصہ ایسا ہوتا ہے۔ جو ابلیس کا نمائندہ ہوتا ہے آدم کے نمائندے تو جب ذکر الٰہی کی تحریک سنتے ہیں وہ فوراً فرشتوں کی اقتداء کرتے ہوئے سجدہ میں گر جاتے ہیں۔ اگر وہ پہلے سے ہی سجدہ کر رہے ہوتے ہیں۔ تو اس میں اور بھی ترقی کر جاتے ہیں اور اگر وہ پہلے کسی قسم کی کوتاہی کے مرتکب ہوتے ہیں۔ تو اس تحریک کے بعد اپنی اصلاح کر لیتے ہیں۔ اور اس کوتاہی اور غفلت کا ازالہ کر دیتے ہیں۔ لیکن ابلیس کی اولاد بجائے اس کے کہ وہ اپنی اصلاح کرے۔ وہ مقابلہ کے لئے تیار ہو جاتی ہے۔ وہ کہتی ہے۔ ہم بھی تمہارے ہی جیسے ہیں۔ ہم تمہاری بات کیوں مانیں۔ ایسے لوگ ہر جماعت میں ہوتے ہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مسلمانوں میں سے بھی کچھ لوگ ایسے تھے جو

نماز کی پابندی

سے گھبراتے تھے۔ اور تلقین سے برا مناتے تھے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ میرا دل چاہتا ہے۔ کہ میں صبح کی نماز میں یا عشاء کی نماز میں اپنی جگہ کسی اور کو کھڑا کر دوں۔ اور کچھ لوگوں کے سروں پر لکڑیاں رکھ کر ان لوگوں کے گھروں میں جاؤں۔ جو نماز باجماعت میں حاضر نہیں ہوتے اور دروازوں کے سامنے لکڑیوں کو رکھ کر ان کو مکینوں سمیت جلا دوں۔ اس میں جہاں نماز کے لئے تاکید ہے وہاں اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی مسلمانوں میں سے کچھ ایسے لوگ تھے۔ جو نماز پڑھنے سے گریز کرتے تھے۔ قرآن کریم میں بھی اس کا ذکر آتا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ وہ لوگ ساھون ہیں۔ یراؤن دکھاوے کی نمازیں پڑھتے ہیں اور جب کوئی انہیں نہیں دیکھتا۔ تو وہ نماز چھوڑ دیتے ہیں۔ پس جب کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی ایسے لوگ پائے جاتے تھے

حضرت آدم علیہ السلام

کے زمانہ میں بھی ایسے لوگ پائے جاتے تھے تو ضروری تھا کہ اس جماعت میں بھی ایسے لوگ پائے جاتے۔

میں نے پچھلے خطبہ جمعہ میں نصیحت کی تھی کہ جماعت لاہور کو نماز میں باقاعدگی کی طرف توجہ کرنی چاہیئے میں نے کوئی بری بات نہیں کہی تھی اور نہ یہ بات شریعت کے خلاف پڑتی تھی۔ کہ یہ کہا جاتا کہ تم تو کہتے ہو۔ نمازیں پڑھنی چاہئیں۔ مگر اسلام کہتا ہے کہ نمازیں نہیں پڑھنی چاہئیں۔ یا کہا جاتا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تو نمازیں چھوڑنے کو بابرکت قرار دیتے تھے۔ آپ خواہ مخواہ اس میں دخل دیتے ہیں۔ لیکن کسی شخص نے جو بدقسمتی سے اپنے آپ کو لاہور کا رہنے والا قرار دیتا ہے۔ مجھے خط لکھا ہے۔ اور یہ

تیسرا خط

ہے۔ جو مجھے لاہور میں کسی گمنام شخص کی طرف سے آیا ہے۔ ایک خط پہلے آیا تھا۔ جس کا ذکر میں نے کسی مجلس میں کر دیا تھا یا کسی خطبہ میں کر دیا تھا اور ایک کسی عورت کی طرف سے آیا تھا اور ایک اب کسی شخص کی طرف سے موصول ہوا ہے۔ اس شخص نے اس خط میں لکھا ہے۔ کہ آپ ہمیں تو کہتے ہیں۔ نمازیں پڑھو۔ مگر آپ کی بیویاں سڑکوں پر بے پردہ پھرتی ہیں یہ تو وہی بات ہو گئی۔ جیسے کسی نے کہا تھا کہ جاٹ رے جاٹ تیرے سر پر کھاٹ۔ یہ کسی شخص نے دوسرے سے مذاقیہ طور پر کہا تھا۔ اور یونہی قافیہ ملا دیا تھا۔ اس میں کوئی اعتراض کی بات نہیں تھی اس نے کہا جاٹ رے جاٹ تیرے سر پر کھاٹ۔ جاٹ زبان دان نہیں تھا۔ کہنے والا پٹھان تھا اس نے کہا پٹھان رے پٹھان تیرے سر پر کولھو۔ اس پٹھان نے کہا۔ میں نے تو مذاقیہ طور پر تمہیں کہا تھا۔ اور ایک قافیہ ملایا تھا تمہارا تو قافیہ نہیں ملا۔ اس نے جواب دیا۔ قافیہ نہیں ملا۔ تو کیا ہوا۔ بوجھ سے تو مر گئے۔ یہی حال معترض کا ہے۔ فرض کرو میری بیویاں پردہ نہیں کرتیں۔ اگرچہ یہ بات غلط ہے تو کیا تمہارے لئے نمازیں چھوڑنی جائز ہو جاتی ہیں کیا لوط علیہ السلام کی بیوی کے نشوز کی وجہ سے۔ اس کے شرک کی وجہ سے اور اس کی اپنے خاوند نبی سے بغاوت کیوجہ سے تمہیں نمازیں چھوڑنی جائز ہیں۔ اسلئے کہ وہ ایک نبی کی بیوی تھی۔ میں ان منافقوں سے نہیں کہتا دوسرے لوگوں سے کہتا ہوں کہ کیا لوط علیہ السلام کی بیوی کے

نشوز اور بغاوت

کیوجہ سے تمہیں نمازیں چھوڑنی جائز ہو گئی ہیں۔ میں اپنی بیویوں کا دفاع نہیں کرتا۔ میں ان کے ساتھ باہر نہیں جاتا۔ اور سڑکوں پر پھرتے ہوئے انہیں دیکھا نہیں کرتا۔ کہ آیا وہ نقاب ڈالے ہوتی ہیں یا بے پردہ پھرتی ہیں۔ میرے علم میں یہ بات نہیں کہ وہ باہر بے پردہ پھرتی ہیں یا نہیں۔ لیکن اگر یہ سچ ہے تب بھی میں اس کی گارنٹی نہیں دیتا کہ میں کہوں کہ میری بیویاں جب باہر جاتی ہیں۔ تو ضرور پردہ کرتی ہیں میرے غیب میں جو بات ہو۔ اس کو میں نہیں جانتا۔ اس کا تو خدا تعالےٰ کو پتہ ہے۔ لیکن اگر وہ پردہ نہیں بھی کرتیں۔ تو کیا جماعت لاہور کو اس بات کی اجازت مل گئی کہ وہ نمازیں چھوڑ دے۔ پردہ تو الگ رہا۔ فرض کرو وہ مرتد ہو جائیں۔ وہ اسلام کو ہی چھوڑ بیٹھیں تو کیا ان کے اسلام چھوڑ دینے کی وجہ سے تمہیں نمازیں چھوڑنی جائز ہو جائینگی

نوح علیہ السلام کا بیٹا

دین کے خلاف چلا تھا۔ اس نے اپنے باپ کی مخالفت کی تھی۔ اور اس نے کشتی میں بیٹھنے سے انکار کر دیا تھا تو کیا اس وقت کے مومنوں نے یہ کہا تھا کہ تمہارا بیٹا تو ایسا کرتا ہے ہم کیوں ایسا کریں یہ تو ایک عجیب قسم کا استدلال ہے قطع نظر اسکے کہ میری بیویاں پردہ کرتی ہیں یا نہیں کرتیں اس سے یہ استدلال کرنا کہ تمہیں نمازیں چھوڑنی جائز ہو گئیں عقل کے بالکل خلاف ہے۔

پھر اس نے یہ بھی لکھا ہے کہ تمہاری بیویاں جب موٹر میں بیٹھتی ہیں تو نقاب کے بغیر بیٹھتی ہیں۔ پھر لکھا ہے۔ وہ موٹی بہت ہو گئی ہیں اس نے اس فقرہ سے اپنے آپ کو ہی نالائق ثابت کیا ہے۔ بھلا اس سے کوئی پوچھے کسی کی بیویوں کو جھانکنے کی اسے اجازت کس نے دی ہے قرآن کریم مردوں کو بھی کہتا ہے کہ تم غض بصر کرو صرف عورتوں کو ہی اس نے پردہ کیلئے نہیں کہا بلکہ مردوں کو بھی کہا ہے کہ جب تم سڑکوں پر پھرتے ہو تو غض بصر کرو گویا قرآن کریم اس حقیقت کو تسلیم کرتا ہے کہ جب عورتیں سڑکوں پر پھرتی ہیں تو بعض دفعہ وہ اپنے چہروں کو ننگا کر دیتی ہیں۔ بخاری میں ہے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب ہم حج کے لئے جاتی تھیں تو ہم نقاب اٹھا دیتی تھیں جب کوئی مرد نظر آتا تو نقاب ڈال لیتیں اس سے بھی یہ بات نکل آئی۔ کہ عورتیں جب باہر نکلتی ہیں اور وہ دیکھتی ہیں۔ کہ ارد گرد کوئی مرد نہیں۔ تو وہ نقاب اٹھا دیتی ہیں پردہ کوئی

طبعی چیز

تو نہیں۔ غیر طبعی چیز ہے۔ اس کا نفس پر برا اثر پڑتا ہے۔ سانس رکتا ہے۔ اسلئے جب عورتیں دیکھتی ہیں کہ ارد گرد کوئی مرد نہیں یا وہ سمجھتی ہیں کہ ان کے ارد گرد شریف آدمی ہیں غنڈے نہیں ہیں تو وہ پردہ اٹھا دیتی ہیں۔ پھر اگر کوئی مرد نظر آجائے یا وہ یہ سمجھتی ہوں۔ کہ ارد گرد جو آدمی ہیں۔ وہ اوباش ہیں اپنی نظریں نیچی نہیں کریں گے۔ تو وہ اپنے چہروں پر نقاب ڈال لیں گی۔ غرض ایسے مواقع ہو سکتے ہیں۔ جہاں عورتیں جائز طور پر نقاب اٹھا سکتی ہیں۔ اور گو میں تسلیم کرتا ہوں کہ ایسا ہو سکتا ہے لیکن اگر ہجوم زیادہ ہو اور آدمی ایکدوسرے پر پڑ رہے ہوں

تو پھر کوئی عورت پردہ اُٹھا دے۔ اور بے احتیاطی سے کام لے۔ تو یہ

گناہ کا فعل

ہوگا۔ لیکن ایسی جگہ پر جہاں مرد نہیں ہیں۔ یا ہیں۔ تو وہ کسی گوشہ میں ہیں۔ اُسے نظر نہیں آرہے وہ اس کے سامنے نہیں ہیں۔ تو وہ یہ سمجھتے ہوئے کہ میں یونہی تکلیف کیوں اُٹھاؤں۔ نقاب اُٹھا دیتی ہے اور پھر اگر کوئی سڑک پر مرد نظر آجائے تو نقاب چہرے پر ڈال لیتی ہے۔ یا جب عورتیں موٹروں میں جاتی ہیں۔ تو موٹروں سے یونہی تو نظر نہیں آتیں۔ جب تک کہ کوئی نہیں بالارادہ نہ جھانکے اور جب کوئی بالارادہ جھانکے تو پھر دیکھنے والا اوباش ہوگا۔ نہ کہ وہ عورتیں۔ وہ سمجھتی ہیں کہ اردگرد جو آدمی ہیں وہ شریف ہیں اور شریف آدمی دوسری عورتوں کی طرف جھانکا نہیں کرتے۔ اس لئے وہ نقاب اُٹھا دیتی ہیں۔ اگر وہ نقاب اُٹھا دیں۔ تو اُن پر کوئی الزام نہیں آئے گا۔ دیکھنے والے پر الزام آئے گا۔ لیکن پھر بھی اگر میری بیویاں موٹر میں بیٹھے ہوئے نقاب اُٹھا دیتی ہیں۔ تو کیا تمہارے لئے نمازیں نہ پڑھنا جائز ہو جائے گا۔

پھر وہ لکھتا ہے کہ آپ کو غصہ یہ ہے کہ آپ جب قادیان سے لاہور آئے تو آپ کی خاطر نہیں ہوئی۔ میں اُس شخص سے یہ کہتا ہوں کہ بعض سال ایسے بھی آئے ہیں۔ کہ جب میں نے تمہاری ساری جماعت کے چندہ سے بڑھ کر چندہ دیا ہے (بشرطیکہ یہ شخص لاہور کی جماعت کا ہو مجھے غالب خیال ہے۔ کہ یہ کوئی باہر کا منافق ہے یا کم سے کم جماعت لاہور سے تعلق نہیں رکھتا) اور ویسے بھی میرا چندہ تمہاری ساری جماعت کے چندوں کا پچاس فی صدی ہوتا ہے اب بھی جب کہ ہم قادیان سے لُٹ کر آئے ہیں۔ میرا چندہ جماعت لاہور کے چندہ کا پچیس فی صدی ہے۔ وہ خاطر تو میں آپ ہی اس چندہ کو کم کر کے کر سکتا ہوں۔ تمہارا یہ کہنا اس بات پر دلالت کرتا ہے۔ کہ تم نے حقیقت پر غور کرنا ضروری نہیں سمجھا ہاں اگر کسی سے

رشتۂ محبت

ہو۔ تو انسان خود بھی خاطر کرتا ہے۔ اور وہ شخص بھی بعض دفعہ یہ اُمید کرتا ہے کہ اس کی خاطر ہو۔ میری بیویاں ہیں۔ اگرچہ وہ خرچ مجھ سے ہی لیتی ہیں۔ مگر پھر بھی بعض دفعہ عید کے موقعہ پر رومال، جرابیں یا عطر کی شیشی خرید کر مجھے بطور تحفہ دے دیتی ہیں۔ اس لئے نہیں کہ میں محتاج ہوتا ہوں بلکہ اس لئے کہ انہیں مجھ سے محبت ہوتی ہے۔ وہ اپنی محبت کے اظہار کا اسے ذریعہ بنا لیتی ہیں پھر کھانا ہے۔ بعض بیویاں اپنے خاوند کے لئے خاص طور پر کھانا تیار کرتی ہیں۔ اور بعض نہیں کرتیں روپیہ تو خاوند کا ہی ہوتا ہے۔ مگر یہ محبت کی علامتیں ہیں۔ جو محبت کرنے والا ہوتا ہے۔ اُس کا تو اس کے بغیر گزارہ نہیں ہوتا۔ چاہے دوسرے کو ضرورت ہو یا نہ ہو۔ بلکہ بعض دفعہ بلا ضرورت بھی ایسا کر دیا جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں میں ایک دفعہ شملہ گیا آپ نے مجھے خرچ دیا اور آپ کا بہت سا روپیہ خرچ ہوا۔ حضرت نانا جان بھی ساتھ تھے۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نے آپ سے کہا تھا کہ اسے رسل کا ڈر ہے۔ شملے بھجوا دیا جائے۔ میں وہاں گیا وہاں کی جماعت نے مجھے چھ سات پونڈ تحفے کے طور پر دیئے۔ میں نے اسکے خرچ کے متعلق اپنے ذہن میں سوچا۔ اور تجویز کی۔ کہ میں یہ رقم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں بطور تحفہ پیش کروں۔ چنانچہ میں نے اس میں سے کچھ والدہ کے لئے تحفہ خرید لیا۔ اور چار پونڈ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں پیش کئے۔ اب دیکھو سارا خرچ آپ کا ہوا تھا۔ جاتے بھی آپ نے ہی ٹرین کا خرچ دیا تھا۔ اور آتے بھی آپ نے ہی دیا تھا۔ اور پھر وہاں کا خرچ بھی آپ نے ہی دیا تھا۔ یہ تو میں سمجھتا تھا کہ آپ محتاج نہیں ہیں۔ مگر میری محبت نے تقاضہ کیا کہ میں ایسا کروں۔ یہ

محبت کے تقاضے

ہوتے ہیں۔ بعض دوست اس قسم کے بھی ہیں۔ کہ جب اُنہیں ہفتہ کا راشن ملتا ہو۔ وہ اس میں سے کچھ بچا بچا کر میرے پاس لے آتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ یہ ہم آپ کو دیتے ہیں۔ غرض ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں۔ جو محبت کی وجہ سے خود قربانی کرتے ہیں۔ یہ نہیں کہ دوسرے کو اس کی ضرورت ہوتی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق احادیث میں آتا ہے۔ کہ آپ کی ایک بیوی نے گلاس میں پانی پیا۔ آپ نے وہ گلاس اُٹھا کر اُسی جگہ منہ رکھ کر پانی پیا۔ جہاں منہ رکھ کر بیوی نے پانی پیا تھا۔ کیا ایسا کرنے سے کوئی رتبہ مل جاتا ہے یا کسی قسم کا کوئی دنیاوی انعام مل جاتا ہے۔ یہ صرف محبت کا اظہار ہوتا ہے۔ جو آپ نے اس لئے کیا۔ تا اُس کا دل خوش ہو جائے کہ آپ اس سے محبت کرتے ہیں۔

پھر اُس شخص نے لکھا ہے۔ کہ تم اپنی باتوں سے باز آجاؤ۔ ورنہ ہم تمہارا مقابلہ کریں گے۔ اور ایسا مقابلہ کریں گے۔ کہ تم جان لوگے۔ کہ مقابلہ کیا ہوتا ہے۔ میں اُس احمق سے کہتا ہوں۔ کہ یہ تو ایک چھوٹا سا شہر ہے ہم نے تو

ساری دنیا کا مقابلہ

کر کے اُسے شکست دی ہے اور پھر یہاں کی جماعت بھی تو شہر کی آبادی کا سینکڑواں حصہ بھی نہیں یہاں کی ساری جماعت عورتوں اور بچوں کو ملا کر تین چار ہزار ہے اور لاہور کی آبادی آج کل ۱۷ لاکھ ہے۔ پھر لاہور تو الگ رہا ہم نے ساری دنیا کا مقابلہ کر کے اُسے شکست دینی ہے۔ صرف لاہور سے ہی ہم نے مقابلہ نہیں کرنا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے۔ کہ لاہور میں اچھے بھی ہوں گے۔ اور بُرے بھی ہوں گے اور ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ بھی فرمایا کہ دوسرہ نہیں رہے گا۔ غلیظ مٹی رہ جائے گی۔ اگر کچھ آدمی اس شخص کے ساتھ ہیں۔ تو میرے کہنے کی بات نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پہلے ہی بتایا ہوا ہے۔ کہ ایسے لوگ مرتد ہو جائیں گے پھر اگر اُس شخص میں شرافت ہوتی۔ تو وہ چٹھی پر نام لکھتا کہ میں فلاں ہوں۔ آخر ہم اپنے آپ کو ظاہر کرتے ہیں ہم غیر احمدیوں کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔ اُن کے جنازے نہیں پڑھتے۔ اُنہیں لڑکیاں نہیں دیتے۔ وہ چڑتے ہیں۔ مگر ہم نے اپنے آپ کو اُن سے چھپایا تو نہیں ہم ایسا تو نہیں کرتے کہ اشتہار دیدیں۔ کہ بعض لوگ غیر احمدیوں کو لڑکیاں دیتے ہیں۔ اور بعض نہیں دیتے بعض احمدی غیر احمدیوں کے پیچھے نمازیں پڑھتے ہیں اور بعض نہیں پڑھتے۔ ہم تو دھڑلے سے لکھتے ہیں مگر وہ شخص

شرافت کی ابتدائی منزل

پر بھی ہوتا۔ تو وہ دلیری سے لکھتا کہ میں فلاں ہوں۔ اور تمہیں خلیفہ نہیں سمجھتا۔ پھر جس شخص کے متعلق وہ کہتا ہے۔ کہ ہم اُسے شکست دیدیں گے۔ ایسے آدمی کے سامنے اُسے اپنا نام ظاہر کر دینے میں کیا حرج تھا۔ دراصل یہ علامت ہے منافق کی۔ ہمارے پاس بادشاہت تو نہیں ہے۔ وہ کہتا ہے لاہور کی جماعت میرے ساتھ ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ انہیں کامیابی ہو جائیگی تو پھر اتنی بہادر جماعت کے ہوتے ہوئے اُسے ڈر کس بات کا ہے۔

جہاں مجھے اس بات سے افسوس ہوا ہے۔ وہاں مجھے خوشی بھی ہوئی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہوئی۔ کہ مجھے ایک واقعہ یاد آگیا۔

خواجہ نظام الدین صاحب اولیاء

کا ایک مرید تھا۔ آپ اُس سے بہت پیار کیا کرتے تھے وہ شخص پہلے بہت عیاش تھا۔ شراب کی بھی اُسے عادت تھی۔ اُس نے آپ کی بیعت کر لی اور اس میں اخلاص بھی پیدا ہو گیا۔ لوگوں نے آپ سے شکایت کی۔ کہ آپ کے فلاں مرید کو شراب کی عادت ہے۔ آپ نے فرمایا میں تو نہیں مانتا کہ وہ شراب پیتا ہے۔ اس پر انہوں نے کہا۔ آپ خود کسی دن دیکھ لیں۔ ایک دن وہ شراب پی رہا تھا۔ لوگ خواجہ صاحب کے پاس آئے اور کہا آپ آئیے اور دیکھ لیجئے۔ مجلس لگی ہوئی تھی۔ دور چل رہا تھا۔ خواجہ صاحب نے دیکھا اور جوش میں آکر اُس کے پاس چلے گئے۔ اور اُس سے مخاطب ہو کر فرمانے لگے۔ ہیں یہ کیا۔ تم شراب پیتے ہو۔ اُس مرید نے جب دیکھا۔ کہ مجھے میرے پیر نے شراب پیتے ہوئے دیکھ لیا ہے تو اُس نے کہا

زہد تا یاں فسق با یاں کم نخورد
فسق با یاں بہتر از زہد شما ست

یعنی کیا ہوتا تھا۔ میں آپ کے پاس آیا تھا۔ تا میں ان بری عادتوں سے آپ کی دعاؤں کے ذریعہ نجات پا جاؤں۔ مگر میں نے ان بری عادتوں سے نجات نہیں پائی۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کا زہد میری بدکاری سے چھوٹا ہے۔ اس لئے وہ میری بدکاری کو مٹا نہیں سکا۔ خواجہ صاحب نے یہ سنا اور فرمایا بہت اچھا۔ دیدہ باید۔ چنانچہ آپ نے دعا کی۔ اور اُسے تو یہ نصیب ہوئی۔ میں نے سمجھا کہ جب شیطان کی ذریت نماز نہیں پڑھتی۔ تو تم میں ایسے لوگ بھی ہوں گے۔ جو غصہ میں آکر نمازیں پڑھنی شروع کر دیں گے۔ بہرحال ہر ایک چیز اپنی جگہ پر آجائے گی۔ جو چیز بے دینی کے مقام پر کھڑی ہے۔ وہ بھی اپنی جگہ پر آجائے گی۔ اور جو چیز دین کے مقام پر کھڑی ہے۔ وہ بھی اپنی جگہ پر آجائے گی۔ یہ

یقینی بات

ہے کہ خدا تعالیٰ نے یہ بیج بویا ہے۔ اس نے بڑھنا ہے۔ پھیلنا ہے اور پھولنا ہے۔ اس میں زید یا بکر کا نیا رخنہ اندازی نہیں کر سکتا۔ بدقسمتی سے بعض لوگ آئے اور ایمان لے آئے۔ مگر وہ اپنے اقرار پر قائم نہ رہے طریقہ یہ ہے کہ اُن کی نگرانی کی جائے۔ انہیں سمجھایا جائے۔ اگر وہ اپنی اصلاح نہ کریں۔ تو انہیں جماعت سے نکال دیا جائے۔ ہماری جماعت سے یہ کوتاہی ہوئی ہے۔ کہ جب کوئی کمزور آدمی جماعت میں داخل ہو جاتا ہے۔ تو لوگ اُس کے نکال دینے سے گھبراتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ اس طرح ہماری تعداد کم ہو جائے گی۔ یہ بات غلط ہے۔ ہمیں کمی کی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے۔ خواہ جماعت نصف حصہ رہ جائے۔ چوتھا حصہ رہ جائے یا دسواں حصہ رہ جائے۔ اس میں گھبراہٹ کی کوئی بات نہیں۔ یہ خیال کر لینا کہ کسی کے نکل جانے سے جماعت کم ہو جائے گی اور جماعت کے کم ہو جانے سے چندے کم ہو جائیں گے غلط ہے۔ کوئی جماعت چندے کے ساتھ کام نہیں کیا کرتی۔ وہ

قربانی اور ایثار

کے ساتھ کام کیا کرتی ہے۔ ہزاروں ہزار ایسے لوگ ہوتے ہیں جو دبے ہوئے ہوتے ہیں اور فتنے

یونیورسٹی سینیٹ کے انتخاب میں

کس کو ووٹ دئے جائیں؟

(از شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور)

باہمی مشورہ سے طے پایا ہے کہ مندرجہ ذیل اُمیدواروں کی سفارش کی جائے۔

(۱) میاں عبدالحکیم صاحب ہیڈ ماسٹر۔ (۲) آغا بیدار بخت (۳) پروفیسر سید عبدالقادر صاحب (۴) ملک علام رسول صاحب شوق (۵) پروفیسر علم الدین سالک (۶) ڈاکٹر محمد دین تاثیر (۷) پروفیسر منیر الدین (۸) پروفیسر سعادت علی خان (۹) طفیل محمد صاحب مؤرخ ہیڈ ماسٹر

چونکہ سارے ووٹ دس ہیں۔ اس خیال سے کہ احباب نے کسی اُمیدوار سے وعدہ نہ کر رکھا ہو دسویں ووٹ کے لئے کوئی سفارش نہیں کی جاتی۔

انہیں ظاہر کر دیتے ہیں۔ جیسا ایک خطبہ میں یہ ذکر آیا تھا کہ کوئٹہ میں میرے پاس ایک دوست آئے انہوں نے مجھے بتایا کہ میں نے سلسلہ کی ایک کتاب اپنے پاس رکھی ہوئی ہے (وہ میری کتاب "دعوۃ الامیر" تھی) اور وہ میں نے اس لئے رکھی ہے کہ میری بیوی شیعہ ہے وہ ایمان سے میں اسے سنایا کرتا ہوں۔ تو دیکھو کتاب بھی ان کے پاس تھی وہ پڑھتے بھی تھے مگر اس لئے نہیں کہ وہ خود احمدی احمدی بن جائیں بلکہ اس لئے کہ اس کی بیوی شیعہ سے سنی ہو جائے۔ اس سے زیادہ انہوں نے تکلیف گوارا نہیں کی۔ وہ اس کتاب کی خوبی کے قائل تھے ورنہ وہ کتاب اپنی بیوی کو نہ سناتے کوئی اور کتاب سناتے۔ لیکن باوجود اس کتاب کی خوبی کے قائل ہونے کے انہوں نے اس بات کی ضرورت نہ سمجھی کہ وہ احمدی ہو جائیں اور یہ خیال نہ کیا کہ انہیں احمدیت پر غور کرنا چاہیئے۔ جس دن رات کے وقت میجر محمود احمد صاحب شہید ہوئے صبح کو نو بجے کے قریب وہ میرے پاس آئے۔ مجھے اطلاع دی گئی کہ کوئی صاحب آپ سے ملنے کے لئے آئے ہیں۔ ان کے ساتھ ایک احمدی دوست بھی تھے۔ میں نے جب ان سے پوچھا کہ آپ کس لئے آئے ہیں تو وہ کہنے لگے کہ میں نے بیعت کرنی ہے۔ میں نے پوچھا کہ آپ نے نتائج پر غور کر لیا یا نہیں۔ اس پر وہ کہنے لگے میں کل کے جلسہ میں نہیں تھا اور نہ ہی اس کے متعلق مجھے کچھ علم تھا۔ جب صبح میں دوکان پر گیا اور دوکان کھولنے لگا تو میں نے کنجی لگائی۔ ابھی میں کنجی پھیرنے ہی لگا تھا کہ کسی نے مجھے آواز دی۔ مرزا صاحب بات سنو (وہ دوست مغل تھے) ہم نے رات کو ایک مرزائی مار ڈالا ہے۔ میرے ہاتھ میں کنجی تھی ابھی تالا کھولا نہیں تھا۔ یہ بات سنتے ہی میرے دل پر ایک خاص اثر ہوا۔ میں نے کنجی باہر نکالی اور وہاں سے چل پڑا اور خیال کیا کہ وہ کمیر میں پورا کر آؤں جو میجر محمود احمد صاحب کی شہادت سے کم ہوا ہے۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ انہیں سلسلہ کی کتب کا مطالعہ تھا اور ان پر

احمدیت کا اثر

تھا۔ مگر ان کے دل میں کبھی احمدی ہونے کا خیال پیدا نہیں ہوا تھا۔ جب فتنہ پیدا ہوا اور جان دینے کا سوال آیا تو فوراً وہ احمدیت میں شامل ہوگئے۔ سو تعداد کا کم ہو جانا خطرہ کی بات نہیں جب جماعت میں ہر قسم کے آدمی آنے شروع ہو جاتے ہیں تو ساری خرابیاں اور فتنے پیدا ہو جاتے ہیں۔ تعداد کچھ چیز نہیں۔ تعداد کا بڑھ جانا کوئی خوبی نہیں۔ اخلاص اور ایمان اصل چیز ہے۔ اگر کسی میں اخلاص اور ایمان پیدا ہو جائے تو یقیناً اس کے نتیجہ میں وہ زیادہ کام کرے گا۔ حضرت معین الدین صاحب چشتی رحمۃ اللہ علیہ ہندوستان میں اکیلے تشریف لائے تھے اور اب یہاں کروڑوں مسلمان

پائے جاتے ہیں۔ چین میں چند مہاجرین گئے تھے اور انہوں نے وہاں تبلیغ کی نتیجہ یہ ہوا کہ وہاں کثرت سے مسلمان ہو گئے۔ غرض قربانی اور ایثار سے نتائج پیدا ہوتے ہیں تعداد سے نہیں۔ میرا اس سے یہ مطلب نہیں کہ تم تعداد بڑھانے کی کوشش نہ کرو۔ تم تعداد بڑھانے کی کوشش کرو مگر

مخلص لوگوں کی تعداد

بڑھانے کی کوشش کرو۔ یہاں کچھ دنوں سے تبلیغ شروع ہوئی ہے میرے پاس کچھ لوگ بیعت کے لئے لائے گئے۔ میں نے دعوۃ و تبلیغ کو لکھا کہ یہ سب بیعتیں بھاوے کی ہیں۔ ہمارے مبلغ نے چاہا ہے کہ میں کوئی کارنامہ دکھاؤں۔ میرے دل پر یہی اثر ہے۔ اس کے بعد ایک صاحب آئے اور انہوں نے بیعت کی۔ میں نے بھی ان کی بیعت منظور کر لی۔ مجھے وہ جھوٹے معلوم ہوتے تھے۔ آٹھ نو دن کے بعد وہ برتن اور دوسری چیزیں اٹھا کر بھاگ گئے۔ صبح میرے پاس شکایت آئی کہ یہ نقصان ہو گیا ہے۔ چنانچہ اس دن کے بعد بیعت بند ہو گئی۔ میں نے کہا شکر ہے کہ اب ایسے لوگ جماعت میں داخل نہیں ہونگے یہ لوگ گھر کا نقصان ہی کرتے ہیں۔ پس تم تعداد بڑھاؤ مگر مخلصوں کو لو۔ ایمان والوں کو لو۔ اگر کوئی کمزور آ جائے تو اس پر بوجھ ڈال دو۔ اس کی اصلاح کرو۔ اگر اس کی اصلاح ہو جاتی ہے اس کی درستی ہو جاتی ہے تو اچھی بات ہے ورنہ اس سے کہہ دو کہ تم ہمارے ساتھ نہیں چل سکتے اس لئے تم ہم سے الگ ہو جاؤ۔

جماعت کی ترقی

تعداد سے نہیں ہوتی۔ ترقی قربانی اور ایثار سے ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ کے بندے اس دنیا میں دو ارب ہیں مگر باوجود اس کے خدا تعالیٰ نے ایک شخص کو بھیجا اور اس نے کہا "دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دے گا"۔ آخر خدا تعالیٰ کو حملے کی کیا ضرورت تھی جن پر حملے کئے جانے تھے وہ تو خدا تعالیٰ کے بندے تھے لیکن چونکہ وہ مخلص نہیں تھے اس لئے خدا تعالیٰ خود حملہ آور ہونے کی خبر دیتا ہے اگر

اخلاص اور ایمان

کا سوال نہ ہوتا تو پھر ان حملوں کی کیا ضرورت تھی۔ پس وہ لوگ جو نہیں سمجھتے انہیں سمجھاؤ۔ اور اگر وہ نہیں سمجھ سکتے تو ان کی رپورٹ کرو کہ یہ لوگ ٹھیک نہیں ہیں۔ ہمارے پاس اتنا وقت نہیں کہ ہم اپنے لوگوں کے پیچھے لگے رہیں۔ ہمارے سپرد بہت بڑا کام ہے جو ہم نے کرنا ہے اگر یہ حالت رہے اور ہم اپنے لوگوں کے ہی پیچھے پڑے رہیں کہ تم نماز پڑھا کرو۔ روزے رکھو تو

ہمارا کام بہت بڑھ جائے گا اور ہم اس کام کو جو ہمارے سپرد ہے پوری طرح پورا نہیں کر سکیں گے۔ اگر جماعت میں کوئی ایسا گروہ پایا جاتا ہے جو اپنی ذمہ واریوں کو نہیں سمجھتا تو اسے فوراً کاٹ دیا جائے تا ہمارا باہر کی طرف توجہ رہے۔ اگر تم ایسا کرو گے تو تمہاری بدنامی کا موجب نہیں ہوگا تم پر کوئی حرف گیری نہیں کر سکے گا۔ تم پر کوئی الزام نہیں لگائے گا اگر تم صرف دس ہی رہ جاتے ہو تو تمہیں کوئی یہ نہیں کہے گا کہ تم دس کیوں ہو۔ وہ یہی کہے گا کہ یہ دس آدمی مخلص ہیں۔ لوگ کہیں گے لاہور کی جماعت بڑی مخلص ہے پشاور کی جماعت بڑی مخلص ہے۔ لائل پور کی جماعت بڑی مخلص ہے لیکن اگر جماعت میں ایسے لوگوں کی بھرتی کر لی جائے جن میں اخلاص اور ایمان نہ ہو تو اس کا کوئی فائدہ نہیں۔

ہاں مجھے یاد آگیا معلوم ہوتا ہے اس شخص کی تنخواہ یا اس کے باپ کی تنخواہ ڈیڑھ سو روپیہ ہے کیونکہ اس نے لکھا ہے جس کی ڈیڑھ سو آمدن ہو وہ بھلا آپ کو کیا چندہ دے۔ مگر اس کو کیا معلوم کہ اخلاص والے کے اندر کیا حس ہوا کرتی ہے اس نے اپنی بے ایمانی پر ہی قیاس کر لیا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ ڈیڑھ سو ماہوار آمد والا چندہ نہیں دے سکتا۔ حالانکہ اس سے قبل میں کسی خطبہ میں بتا چکا ہوں کہ جالندھر کی ایک احمدی عورت میرے پاس آئی اور اس نے بتایا کہ ان کے ساتھ کیا ہوا ہے اور یہ کہ وہ بالکل برباد ہو گئے ہیں۔ پھر اس نے دو زیور نکال کر بطور چندہ دے دئیے۔ میں نے اسے کہا تم تو لٹ کر آئی ہو یہ چندہ تو ان لوگوں پر ہے جو یہاں تھے اور جو لوٹ مار سے محفوظ رہے۔ وہ عورت یہ بھی کہہ چکی تھی کہ اس نے

حفاظت مرکز کا چندہ

ادا کر دیا ہوا ہے۔ اس نے کہا میں یہی دو زیور نکال کر لائی ہوں۔ جب میں نے دیکھا کہ جماعت نازک دور سے گذر رہی ہے تو میں نے خیال کیا کہ میرا سارا زیور اور دوسری جائیداد تو کفار نے لوٹ لی ہے کیا اس میں خدا تعالیٰ کا کوئی حصہ نہیں۔ میرے پاس یہی دو زیور ہیں جو میں بطور چندہ دیتی ہوں۔ اب بے ایمان تو یہی خیال کرے گا کہ وہ ڈیڑھ سو کی آمد تی سے چندہ نہیں دے سکتا لیکن مومن بھوکا مرتا ہوا بھی چندہ دیتا ہے۔ چندوں کی لسٹیں دیکھ لو غرباء کی تعداد زیادہ ہوگی۔ امراء کی تعداد نسبتی طور پر کم ہوگی۔ اگر امیر دس پندرہ فیصدی چندہ دے کر سمجھتا ہے کہ اس نے بڑا چندہ دیا ہے تو آپ لوگوں کو بیسیوں غرباء ایسے مل جائیں گے جو اپنی آمدن کا بیس پچیس یا پچاس فیصدی چندہ دے دیتے ہیں۔ وہ شخص تو کہتا ہے کہ ڈیڑھ سو ماہوار آمدن والا چندہ نہیں دے سکتا۔ اور میں کہتا ہوں کہ

زیادہ اخلاص والے

انہی میں ہوتے ہیں جن کی آمدنیں ڈیڑھ سو سے کم ہوتی ہیں۔

دوسروں میں میں نے اتنا جوش نہیں دیکھا۔ میں یہ نہیں کہتا کہ امراء اخلاص والے نہیں ہوتے۔ امراء میں بھی اخلاص ہوتا ہے۔ لیکن ان کی اخلاص کو دیکھتے ہوئے ایسے مخلصوں کی تعداد کم ہے۔ میں نے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سلسلہ کے کاموں میں اتنی فراخ دلی اور فراخ حوصلہ سے حصہ لیتے ہیں کہ ان پر رشک آتا ہے۔ گذشتہ دنوں حیدرآباد میں بد امنی تھی جونہی ڈاک کھلی وہاں سے چندے آنے شروع ہو گئے۔ پس مخلص لوگ امراء میں بھی ہوتے ہیں اور غرباء میں بھی ہوتے ہیں مگر نسبت کے لحاظ سے غرباء میں ایسے لوگوں کی تعداد زیادہ ہوتی ہے۔ غرباء قربانی میں زیادہ حصہ لیتے ہیں کہتے ہیں مایا کو مایا ملے کر کر لمبے ہاتھ۔ جب روپیہ مل جاتا ہے تو انسان خواہش کرتا ہے کہ اور روپیہ مل جائے۔ ہمارے ملک میں لوگ کہتے ہیں کہ فلاں

ننانوے کے پھیر

میں آگیا۔ یہ اس لئے مشہور ہے کہ امارت لالچ کو بڑھاتی ہے اور غربت حرص کو کم کرتی ہے۔ کہتے ہیں کوئی مالدار شخص تھا۔ اس کے گھر میں عمدہ دال ہی پکتی تھی اور بے بھگار کے پکتی تھی۔ ان کے ہمسایہ میں ایک غریب سپاہی رہتا تھا۔ اس کے ہاں روزانہ گوشت پکتا تھا وہ بگھار والا سالن پکتا تھا۔ اس مالدار شخص کی بیوی نے کہا۔ ہمارے مال کا کیا فائدہ ہم غربت سے گذارہ کرتے ہیں اور یہ غریب کھاتے ہیں . . . . اس شخص نے جواب دیا کہ میں تمہیں اس کا جواب آٹھ دس دن کے بعد دوں گا۔ اس نے ایک تھیلی میں ننانوے روپے رکھے اور اس شخص کی سپاہی کی ڈیوڑھی میں چھوڑ کر باہر چلا گیا۔ سپاہی آیا اور تھیلی جھولی میں ڈال کر اندر چلا گیا اور اپنی بیوی کو حال بتایا کہ اس طرح آج ننانوے روپے ملے ہیں۔ پھر اس نے اپنی بیوی سے کہا کہ ننانوے روپے ہمارے پاس ہیں کل اگر ہم خشک روٹی پر گذارہ کر لیں اور سالن بے بھگار کے ہی پکائیں اور ایک روپیہ بچا لیں تو یہ پورا سو ہو جائے گا۔ اس کی بیوی نے کہا بہت اچھی بات ہے۔ دوسرے دن انہوں نے خشک روٹی کھائی اور اس طرح ایک روپیہ بچا لیا جس سے وہ پورا سو ہو گیا۔ اس نے پھر بیوی سے کہا یہ سو روپے بغیر محنت کے مل گئے ہیں اگر ہم کچھ اور تکلیف کریں تو یہ دو سو ہو جائیں۔ بیوی نے کہا اچھی بات ہے۔ انہوں نے گوشت کھانا بند کر دیا اور دال پکنی شروع ہو گئی اور روز حساب ہونے لگا کہ اب ایک سو ایک ہو گئے ہیں۔ اب ایک سو دو ہو گئے ہیں۔ اب ایک سو تین ہو گئے ہیں۔ سات آٹھ دن کے بعد وہ بنیا آیا اسے یقین تھا کہ وہ شخص دیانتدار ہے وہ اس کے پاس گیا اور کہا۔ مجھے کوئی شخص بلانے آیا تھا۔ میں اس کے ساتھ چلا گیا اور جلدی میں ننانوے روپے کی تھیلی آپ کی ڈیوڑھی میں چھوڑ گیا۔ اس نے کہا ہاں ننانوے کی تھیلی وہاں پڑی ہوئی تھی وہ میرے پاس ہے۔ اس نے تھیلی لا کر بنیئے کو دے دی تھیلی میں

کرنے کے بعد اس نے اپنی بیوی سے کہا جتنا تم پہلے کم خرچ کرتی رہی ہو اب اس سے دگنا خرچ کرو تا جو روپیہ جمع ہوا ہے اسی سے مزے اڑائیں کیونکہ اب زیادہ روپیہ جمع ہونے کا امکان نہیں۔ چنانچہ گھر وہی گوشت پکنا شروع ہو گیا اور بھگار لگنے لگ گئے غرض جمع کرنے کی عادت حرص بڑھا دیتی ہے جب مال آ جاتا ہے تو انسان خیال کرتا ہے کہ اگر اس قدر رقم جمع ہو جائے تو بچوں کی شادیاں اچھی طرح ہو سکیں گی بچوں کے لئے جائداد بن جائے گی غرض

جمع کرنے کی عادت

سے حرص بڑھتی چلی جاتی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ غریب جو کم آمدن میں قربانی کرتا ہے وہ امراء لاکھوں کے ہوتے ہوئے نہیں کر سکتے ربسا اوقات میں شرمندہ ہو جاتا ہوں۔ جب میں یہ دیکھتا ہوں کہ کوئی کہتا ہے میں بہت زیادہ چندہ دیتا ہوں حالانکہ میں دیکھتا ہوں کہ اس سے دسویں حصہ آمدن والے نے اس سے زیادہ چندہ دیا ہوتا ہے اس وقت ہی میں نے دیکھا ہے کہ قادیان سے آنے کے بعد بعض غرباء نے اتنی اتنی رقم بطور چندہ کے دی ہے کہ اگر اس کا اندازہ لگایا جائے تو اس کا سینکڑواں حصہ بھی امراء نے نہیں دیا۔ جو کچھ بھی انہوں نے اپنی ضرورتوں کے لئے پس انداز کیا ہوا تھا وہ میرے سامنے لاکر رکھ دیا۔ پتہ نہیں کہ وہ روپیہ انہوں نے کتنے سالوں میں جمع کیا تھا۔ کسی امیر نے ایسا نہیں کیا۔ کسی ڈیڑھ سو روپیہ کی آمدن والے نے ایسا نہیں کیا بلکہ سو سے کم آمدن والوں نے ایسا کیا ہے۔ ۷۵ سے کم آمدن والوں نے ایسا کیا ہے۔ بلکہ پچاس سے کم آمدن والوں نے ایسا کیا ہے۔

میں جب قادیان سے آیا ہوں تو میں نے خیال کیا کہ جو لوگ وہاں بیٹھے ہیں ان کے لئے صدقہ دیتے رہنا چاہیئے۔ چنانچہ جب تک آخری قافلہ نہیں آیا میں پچیس روپیہ روزانہ کا بکرا صدقہ دیتا تھا اور یہ ساڑھے سات سو روپیہ ماہوار بنتا ہے۔ جب قافلے آ گئے تو اب

سو روپیہ ماہوار صدقہ

دیتا ہوں۔ [illegible] اللہ تعالیٰ وہاں کے رہنے والوں کو محفوظ رکھے۔ ایک شخص اور تھا جس کو یہ خیال آیا خواہ وہ دوسرے نقطۂ نگاہ سے ہی تھا۔ اس کی تنخواہ بے شک ڈیڑھ سو سے زیادہ ہے وہ دوست افریقہ کے ہیں۔ ان کی طرف سے مجھے دو سو یا اڑھائی سو روپیہ کا چیک آ گیا۔ انہوں نے لکھا کہ قادیان سے نکلے ہوئے کسی خاندان کو میری طرف سے یہ رقم دی جائے۔ اور میں ماہوار چالیس روپے بھجواؤں گا وہ کسی خاندان کو ماہوار دیئے جائیں۔ یہ دو ہی مثالیں ہیں۔ ایک میری اور ایک اس دوست کی۔ ان کے علاوہ مجھے کوئی مثال معلوم نہیں سوائے غرباء کے جن کی آمدنیں سو سے کم ہیں۔ بلکہ یقیناً ۷۵ سے کم ہیں

انہوں نے بالمقطع پانچ پانچ سو یا ہزار ہزار دیا ہے بغیر کسی تحریک کے انہوں نے خود ہی یہ رقم ادا کی جو کئی سالوں میں محنت کرکے اکٹھی کی ہوگی۔ انہوں نے یہ سمجھا کہ جب لوگ لٹ لٹا کر آ گئے ہیں اور جماعت نازک دور میں سے گذر رہی ہے۔ تو یہ رقم ہمارے پاس نہیں رہنی چاہیئے۔ یہ لوگ غرباء ہی تھے۔ یہی وجہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں غریب ہوں اور میں پسند کروں گا کہ میں غریبوں میں ہی اٹھایا جاؤں۔ آخر یہ آپ نے بلاوجہ نہیں فرمایا۔ آپ نے اسی لئے فرمایا ہے کہ غربت لالچ کو کم کر دیتی ہے اور امارت حرص کو بڑھا دیتی ہے۔ اگر امارت کے باوجود حرص مٹ رہے تو یہ

نورٌ علےٰ نور

ہو جاتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس غرباء آئے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ جو وظیفہ آپ نے ہم غرباء کو بتایا تھا تا کہ ہم امراء کے صدقہ و خیرات کے مقابل پر ثواب حاصل کر سکیں وہ امراء بھی کرنے لگ گئے ہیں آپ نے فرمایا میں کسی کو نیکی سے نہیں روک سکتا حضرت عثمانؓ اس زمانے کے بڑے امیر تھے اس زمانہ میں جو سب سے بھاری رقم چندے میں دی گئی تھی وہ آپ نے ہی دی تھی۔ وہ رقم بارہ سے پندرہ ہزار تک بنتی ہے اور وہ ان کی کل دولت کا نصف تھی۔ اس طرح ان کی ساری جائداد چوبیس پچیس ہزار تھی۔ آجکل اتنی دولت والے کو مالدار نہیں کہا جاتا۔ اس زمانہ میں امراء میں سے یہی ایک مثال ملتی ہے۔ غزوۂ تبوک کے وقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے چندہ اکٹھا کیا۔ آپ کا خیال تھا کہ اس سے ستو وغیرہ خرید لئے جائیں انہیں پلاؤ زردے تو نہیں کھلانے تھے۔ دس ہزار کا لشکر جا رہا تھا اس میں سے بیشتر حصہ اپنے ساتھ اپنا کھانا لے جا رہا تھا۔ دو تین ہزار آدمیوں کے پاس کھانا نہیں تھا آپؐ نے مناسب سمجھا کہ چندہ وغیرہ کرکے ان کے لئے خوراک مہیا کر لی جائے۔ مگر وہ چندے سے پوری نہ ہو سکی حضرت عثمانؓ نے جب دیکھا کہ اس سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف ہوتی ہے اور آپ کو گھبراہٹ ہو رہی ہے تو آپ نے اپنی آدھی دولت لاکر آپ کی خدمت میں پیش کر دی۔

میں یہ نہیں کہتا کہ امراء میں قربانی اور ایثار نہیں پایا جاتا۔ امراء میں بھی قربانی اور ایثار پایا جاتا ہے جیسا کہ میں نے سیٹھ عبد اللہ بھائی صاحب کی مثال پیش کی ہے۔ وہ مالدار ہیں۔ اور مالدار ہوتے ہوئے بھی ان میں

قربانی کی روح

ہے زمانہ میں سیٹھ عبد الرحمن صاحب مدراس والے تھے مجھے یاد ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جب آپ کا ایک خط پڑھ رہے تھے آپ پر رقت طاری ہو گئی اس میں تین چار سو روپیہ کا

ساہیہ تھا۔ آپ غریب ہو گئے تھے۔ آپ کا دیوالہ نکل گیا تھا۔ اس سے پہلے آپ کا ہی چندہ سب سے زیادہ تھا۔ وہ ماہوار دو سو دیتے تھے۔ اس وقت جماعت کی جو حالت تھی وہ ملک کی جو

اقتصادی حالت

تھی۔ اس کے لحاظ سے وہ دو سو دو ہزار کے برابر تھے سیٹھ صاحب نے اس خط میں لکھا تھا۔ میں کوشش کر رہا تھا کہ قرضے اتار کر ایک چھوٹی سی دکان اپنے بھتیجے یا داماد کو ڈال دوں (آپ کی نرینہ اولاد نہیں تھی) تا گھر کا گزارہ ہو سکے۔ ایک دوست نے دو تین ہزار روپیہ بھیج دیا ہے۔ میں نے خیال کیا کہ میں نے دیر سے حضور کو کچھ ارسال نہیں کیا۔ اس لئے اس رقم سے خدا تعالیٰ کا حصہ نکال دوں۔ ان کا دل امارت کی وجہ سے خراب نہیں تھا۔ وہ آسودہ حال تھے۔ ہاں اس وقت تنگی میں تھے۔ اس زمانہ کے لحاظ سے وہ بڑے تاجر تھے کیونکہ آپ کی ہزار پندرہ سو کی ماہوار آمدن تھی اور آپ دو تین سو ماہوار چندہ بھیجا کرتے تھے۔ بعض امراء

میں بھی ایسے آدمی ہوتے ہیں مگر غرباء میں ان کی تعداد زیادہ ہوتی ہے۔

میں حیران ہوں کہ اس خط لکھنے والے کو یہ خیال کیوں گزرا۔ اصل چندہ دینے والے اور

قربانی کرنے والے

تو غرباء ہی ہوتے ہیں۔ وہ شخص تو غرباء کی تائید کے لئے ایسا کہتا ہے۔ مگر اس نادان نے غرباء کی یہ کہہ کر بہت ہتک کی ہے اور ان کے ایمانوں پر اس نے حملہ کیا ہے۔ مال و دولت سے تو وہ پہلے ہی محروم تھے۔ یہ اخلاص اور ایمان ہی کی دولت انہیں نصیب تھی۔ اور اس نے ان سے وہ دولت بھی چھیننے کی کوشش کی لیکن شیطان یہ دولت نہیں چھین سکتا۔ اس قسم کے خواہ ہزاروں آدمی پیدا ہو جائیں۔ یہی لوگ جن سے اس نے چندہ نہ لینے کی تحریک کی ہے چندہ دیتے رہے اور انہی کے ذریعے اسلام زندہ رہا ہے اور اب بھی انہی کے ذریعہ یہ قائم رہے گا۔ رستے جھونکتے رہیں گے اور قافلہ قدم بڑھاتا چلا جائے گا۔

جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ

۱۵-۱۶-۱۷ اپریل ۱۹۴۹ء کو بمقام ربوہ منعقد ہوگا

احباب کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۵-۱۶-۱۷ اپریل ۱۹۴۹ء کو نئے مرکز ربوہ میں منعقد ہوگا۔

۱۵ اور ۱۶ کی درمیانی شب کو مجلس مشاورت کا اجلاس ہوگا۔

انشاء اللہ

(نظارت دعوۃ و تبلیغ)

غذائی مسئلہ عالمگیر مسئلہ ہے

نئی دہلی ۲۵ فروری۔ کل یہاں اخباری نمائندوں سے خطاب کرتے ہوئے غذائی اور زراعتی بورڈ کے ڈائریکٹر جنرل مسٹر نارس ڈاڈ نے کہا کہ دنیا کی قوموں کو غذائی مسئلہ ایک قومی مسئلہ نہ سمجھنا چاہیئے بلکہ انہیں اس کے بجائے اسے عالمگیر مسئلہ تصور کرنا چاہیئے"۔

انہوں نے کہا کہ اس وقت غذا کے منصوبے بناتے وقت ہمیں نہ صرف موجودہ استعمال کی بنیاد پر موجودہ کمی کو خیال میں رکھنا چاہیئے۔ بلکہ آبادی کے بڑھنے کی وجہ سے کمی میں اضافہ کو دھیان میں رکھنا چاہیئے۔

انہوں نے بتایا کہ "زیادہ غلہ حاصل نہ کر سکنے کا ایک خاص سبب زمین کا موجودہ نظام ہے" مسٹر ڈاڈ نے مزید بتایا کہ ۱۹۴۸ء میں دنیا میں غذا کی پیداوار قبل از جنگ کے معیار کو پہنچ گئی تھی اور گذشتہ گیارہ برسوں میں دنیا کی آبادی میں مزید ۲۰ کروڑ نفوس کا اضافہ ہو گیا ہے۔

غذائی اور زراعتی انجمن کے کام کی وضاحت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ وہ مستحق حکومتوں کو ٹیکنیکل امداد دینے کا ایک ادارہ ہے۔ (اسٹار)

برلن ۲۵ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ برلن میں روسی کمانڈر نے آج روس کے بوجھ غذا کی تقریبات میں شرکت کے لئے جرمنی میں برطانوی کمانڈر انچیف کو جو دعوت دی تھی اسے کمانڈر انچیف جنرل سر برائن رابرٹسن نے مسترد کر دیا ہے (اسٹار)

اخوت اسلامیہ کا ریڈیو سٹیشن

قاہرہ ۲۴ فروری:- امور داخلہ کے انڈر سیکرٹری عبد الرحمن عمر بے نے اس امر کی تصدیق گذشتہ شب کر دی۔ کہ غیر قانونی جماعت اخوت الاسلامیہ کا خفیہ براڈکاسٹنگ اسٹیشن قاہرہ کے نواح میں زیتون کے ایک مکان میں پکڑا گیا ہے۔

اسٹیشن شارٹ اور لانگ ویو دونوں پر مشتمل تھا۔ اسٹیشن کو چلانے کے لئے بجلی قریب کے مٹرک کے بجلی کے کھمبے سے لی جاتی تھی۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اسٹیشن کو نصب کرنے میں کافی وقت لگا تھا۔

اس سلسلہ میں دو گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں۔ مکان کا مالک اور اس کا لڑکا دونوں غائب ہیں یہ دونوں مجلس اخوت الاسلامیہ کے رکن ہیں۔

جوگجاکرتا میں لاقانونیت

نئی دہلی ۲۴ فروری:- جاوا میں جمہوریہ کے سنٹرل کمیاونیٹ کی جو خبریں سنگاپور میں پہنچی ہیں۔ ان کا کہنا ہے۔ کہ جوگجاکرتا میں قطعی لاقانونیت پھیلی ہوئی ہے۔ اس کی اطلاع انڈونیشی انفارمیشن سروس نے دی ہے۔

جاوا میں مرکزی کمیاونیٹ نے جمہوریہ کی ہنگامی حکومت سے کہا ہے کہ وہ جوگجاکرتا کی موجودہ صورت حال کی اطلاع انڈونیشیا میں اقوام متحدہ کے کمیشن کو دے اس نے اس امر پر بھی زور دیا ہے۔ کہ کمیشن کے فوجی مبصر اس کی تحقیقات کریں۔ مرکزی کمیاونیٹ نے یہ بھی صلاح دی ہے۔ کہ یہ تحقیقات اقوام متحدہ کے کمیشن کے فوجی مبصر مقامی انڈونیشی اور ولندیزی افسروں کی مدد سے کریں۔

راکٹ نامعلوم علاقوں کا نقشہ تیار کریں گے

لندن ۲۴ فروری:- ممکن ہے راکٹ غیر معلوم علاقوں کا صحیح نقشہ تیار کریں گے۔ انیس فٹ لمبے راکٹ کی فائرنگ پر ایک سرکاری رپورٹ میں کہا گیا ہے۔ کہ اس کی اس کام کو انجام دینے کی صلاحیت کا اظہار اچھی طرح ہو چکا ہے۔

ستر میل کی بلندی پر لئے ہوئے فوٹو کافی بڑے علاقوں پر حاوی ہو جاتے ہیں۔ ایسے ریڈار کی مدد سے جو شاہی فضائی فوج نے دوران جنگ میں استعمال کئے تھے۔ راکٹ فوٹو گرافک نقشے تیار کیں گے جو ایک بڑے فاصلہ پر ٹیلی ویژن کے پردے پر دیکھے جا سکیں گے۔ اس کے بعد ان راکٹوں کو سمندر کی طرف پھیر دیا جائیگا۔ جہاں وہ آتشگیر مادے سے پھٹ کر تباہ ہو جائیں گے۔ یہ مادہ راکٹ میں لگا ہوگا۔ راکٹ طیاروں کو دوران جنگ میں دشمن کے علاقہ کی فضائی چھان بین میں بھی لایا جا سکے گا۔ انکی تیز رفتاری بھی اور بلندی کی وجہ سے بھی ان کو گرانا بڑا مشکل ہوگا۔ (اسٹار)

مصر میں خواتین کو برابر کے حقوق دینے کا مسئلہ

قاہرہ ۲۴ فروری:- اقوام متحدہ کے سکرٹریٹ سے ایک نوٹ مصری حکومت کو روانہ کیا گیا ہے اس میں اس بات پر زور دیا گیا ہے۔ کہ مصر میں جنسی حقوق کی برابری کے لئے کوشش کی جائے۔ اور مصری خواتین کو ووٹ دینے کا حق دیا جائے۔ یہ نوٹ اقوام متحدہ کی سوشل اور اقتصادی کونسل کی سفارشات کے مطابق ہے۔

مصر کی وزارت سوشل امور کے ایک ترجمان نے اسٹار کو بتایا۔ کہ ان سفارشات کو روبکار لانے کے لئے دستور میں خاص تبدیلیاں کرنی پڑیں گی۔ اور اس ملک کے حق رائے دہندگی کے قوانین میں بھی رد و بدل کرنا پڑے گا۔ لیکن انہوں نے مزید کہا۔ کہ جس قسم کی تجویز اقوام متحدہ سے موصول ہوئی ہے۔ اسی قسم کی ایک تجویز پر پارلیمنٹ کی ایک کمیٹی غور کر رہی ہے۔ (اسٹار)

جاسوسی کی سزا موت

بیروت ۲۴ فروری:- یہاں ایک فوجی عدالت نے ایک لبنانی کو فلسطینی لبنانی افسران پر یہودیوں کے لئے جاسوسی کرنے کے جرم میں موت کی سزا دی ہے۔ (اسٹار)

غیر ملکی کارخانوں کو قومی بنایا جائے گا

دمشق ۲۴ فروری:- ایوان پارلیمنٹ میں شامی وزیر اعظم خالد العظم نے بتایا کہ حکومت تمام غیر ملکی فرموں کو قومی بنا رہی ہے۔ اور اس نے الیکٹرک پاور کمپنی سے اس سلسلہ میں گفت و شنید شروع کر رہی ہے۔ (اسٹار)

جزائر کمران پر برطانوی قبضہ ہے

عدن ۲۴ فروری:- عدن میں ایک سرکاری اعلان کے ذریعہ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جزائر کمران برطانیہ کا مقبوضہ علاقہ ہیں۔ ان جزائر میں پہلے ماہی گیر یا موتی کی تلاش میں غوطہ خور آباد تھے۔ آج سے پچاس برس قبل یہاں مکہ کے حاجیوں کے لئے جب ایک ٹیکہ لگانے کا اسٹیشن قائم کیا گیا تھا تو یہاں کے باشندوں کو فلاح کی نئی صورت نظر آئی تھی۔ یہاں کی تین ہزار پونڈ سالانہ کی آمدنی کا ایک چوتھائی حصہ مشرق سے آنے والے حاجیوں پر حکومت ہند اور حکومت ہالینڈ کے عائد کردہ ٹیکس سے وصول ہوتا ہے۔

برطانیہ اور یمن میں معاہدہ ۱۹۳۴ء سے قبل یمنی امام جزائر کمران پر اپنے اقتدار کا دعویٰ کیا کرتے تھے۔

اب یہ جزائر گورنر عدن کے اقتدار میں ہوں گے۔ اور یہاں ایک عدالت ہوگی۔ جو غیر محدود شہری اور جرائم کا حلقہ اقتدار رکھتی ہوگی۔ درحقیقت ان پر ۱۹۱۵ء سے برطانیہ حکومت کر رہا ہے۔ (اسٹار)

سعودی عرب کی خواتین کا مہاجرین کے لئے عطیہ

دہرین ۲۴ فروری:- اقوام متحدہ کے ہیڈ کوارٹر لیک سکسس میں ایک اطلاع پہنچی ہے اس کے مطابق سعودی عرب کے دہرین کے زنانہ کلب نے فلسطین کے مہاجرین کی ریلیف کے لئے ۲ ہزار ڈالر کی رقم اقوام متحدہ کو بھیجی ہے۔ (اسٹار)

درخواست دعا

میرے چچا جان شیخ فیض قادر صاحب آف بٹالہ کی لڑکی بعارضہ نمونیہ شدید بیمار ہے۔ نیز میری والدہ محترمہ بھی عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(شیخ نور الحق)

نارتھ ویسٹرن ریلوے

نوٹس!

یکم مارچ ۱۹۴۹ء سے ایک شٹل سروس لائلپور، شورکوٹ کے درمیان اسی راستے واپس حسب ذیل اوقات پر چلا کرے گی۔ یہاں صرف بڑے بڑے اسٹیشنوں کے اوقات درج کئے جا رہے ہیں۔ باقی تمام اسٹیشنوں کے اوقات کی تفصیل متعلقہ اسٹیشن ماسٹروں سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

شٹل ۱۶۲ ڈاؤن

نام اسٹیشن	آمد	روانگی
لائلپور	—	۱۸-۳۵
عباس پور	۱۹-۱۱	۱۹-۱۴
گوجرہ	۲۰-۲۱	۲۰-۳۵
جھانی والا	۲۰-۵۶	۲۰-۵۹
شورکوٹ روڈ	۲۰-۱۵	—

شٹل ۱۶۱ اپ

نام اسٹیشن	آمد	روانگی
شورکوٹ روڈ	—	۶-۲۵
جھانی والا	۷-۴۶	۷-۴۹
گوجرہ	۸-۱۰	۸-۲۰
عباس پور	۹-۱۴	۹-۱۷
لائلپور	۹-۵۵	—

یونانی کمیونسٹوں کی خودکشی

ایتھنز ۲۵ ؍ فروری۔ جو چھاپہ مار کمیونسٹ ایتھنز میں داخل ہوتے ہیں۔ انہیں حکم دیا گیا ہے کہ اگر وہ پکڑے جائیں تو سوالوں سے بچنے کیلئے خودکشی کر لیں۔

یونانی کمیونسٹ لیڈر نے گذشتہ اتوار کو خودکشی کر لی۔ ایک اور خودکشی کی کوشش کی بھی آج اطلاع موصول ہوئی ہے (اسٹار)

برطانیہ عینک کے شیشوں کی سب سے بڑی منڈی ہے

لندن ۲۵ ؍ فروری۔ ۱۹۴۸ء کے نصف آخر میں روس نے برطانیہ سے عینک کے شیشوں کی ایک بڑی تعداد درآمد کی۔ اس وقت برطانیہ دنیا میں سب سے اچھے شیشے تیار کر رہا ہے۔

جرمنی جو ایک زمانہ میں اس خاص صنعت میں سب سے آگے تھا۔ جنگ کے دوران میں اپنی جگہ کھو بیٹھا اس کے بعد برطانوی سائنسدانوں نے شیشوں کی تیاری کے نئے طریقے بنائے۔ تو برطانیہ اور تمام ممالک سے بڑھ گیا۔ اس سلسلہ میں برطانیہ کی کوششوں کی ذمہ داری بڑی حد تک اس پر آتی ہے۔ کہ اتحادی محوری طاقتوں پر بندوق کی نشانہ بازی۔ بم کی نشانہ بازی فضائی کیمرے اور دوربینوں میں فوقیت رکھتے تھے (اسٹار)

باپ کو الزام سے پاک کرنے کی کوشش

لنڈن ۲۵ ؍ فروری۔ برطانیہ کے ۵۲ سالہ ہوا باز کپتان نحاس نیو اٹن اسٹیکیٹ کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے کراچی کے نزدیک ایک لاری کے سامنے آکر خودکشی کر لی۔ دو لڑکے باپ کے نام اس داغ کو مٹانے کے لئے پاکستان جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

بڑا لڑکا نحاس آر وسے الیٹ میں ونگ کمانڈر ہے۔ دوسرا انتھونی ایک نقاشی کمپنی میں ٹریفک منیجر ہے۔ اطلاع ہے کہ انہوں نے کہا ہے کہ "یہ خیال کہ باپ نے خودکشی کی ہے مبالغہ آمیز ہے۔ ہم ان کے ہلاک ہونے کے راز کو اور اس الزام کو دور کرنے کی انتہائی کوشش کریں گے کہ وہ ایک جہاز کی ناجائز فروخت میں شریک تھے (اسٹار)

گیہوں کی فصل کے متعلق اندازہ

لاہور ۲۵ ؍ فروری۔ پنجاب کے محکمہ زراعت کے اندازے کے مطابق دسمبر ۱۹۴۸ء کے اختتام تک مغربی پنجاب میں گیہوں کی فصل کا کل رقبہ ۹۰۱۹۰۰ ایکڑ ہے۔ فصل کا موجودہ رقبہ پچھلے سال کے اصل رقبہ سے پانچ فیصدی زیادہ ہے۔ ۱۵ جنوری ۱۹۴۹ء کے پہلے پندرہ روز کے بارش اس فصل کے لئے مفید ثابت ہوئی۔ ... کی کھڑی فصل اچھی حالت میں ہے۔

یورپ اور مشرقی ممالک میں پاکستان کے حق میں پراپیگنڈا

محکمہ تعلقات عامہ کے اسسٹنٹ ڈائرکٹر کا دورہ

قاہرہ ۲۵ ؍ فروری۔ حکومت مغربی پنجاب کے محکمہ تعلقاتِ عامہ کے اسسٹنٹ ڈائرکٹر مسٹر عزیز بیگ نے برطانیہ عظمیٰ۔ فرانس۔ سوئٹزرلینڈ۔ اٹلی۔ ہالینڈ یونان اور ترکی میں پاکستان کا پراپیگنڈا کیا۔ وہ اب مصر جا رہے ہیں۔ وہاں سے وہ شام عراق اور اگر برف سے سڑکیں صاف ہوئیں۔ تو اس مقصد کے لئے افغانستان بھی جائیں گے۔

مسٹر عزیز پاکستان میں روزانہ "اسٹار" میں مقالہ افتتاحیہ لکھنے کی حیثیت سے مشہور ہیں۔ انہوں نے اپنے ذاتی دورہ سے یورپ پاکستان سے متعارف کرانے اور ان ممالک کے جرنلسٹوں سے رسم و راہ پیدا کرنے کے لئے فائدہ اٹھایا۔

انہوں نے اسٹار کو بتایا۔ کہ وہ اپنے دورے کے نتائج سے بہت مطمئن ہیں کیونکہ انہوں نے ہر جگہ پاکستان کے ساتھ تعلقات قائم کرنے کی خواہش کا اظہار پایا۔ مصر کے متعلق جہاں ایک ہفتہ قیام کر چکے ہیں۔ اور سیاسی اور اخباری دنیا کے اہم افراد سے ملاقات کر چکے ہیں۔ آپ نے کہا کہ مجھے یہ دیکھ کر بڑا تعجب ہوا کہ وہاں کے سیاسی نیتاؤں کے پیرو کار بہت قلیل تعداد میں ہیں یہ بڑے تعجب کی بات ہے کہ جب مصطفےٰ نحاس پاشا کی جان لینے کی کوشش کی گئی جو مصر کی عظیم وفد پارٹی کے لیڈر تھے۔ تو ملک میں اظہار ناراضگی کے طور پر ایک بھی مظاہرہ نہیں ہوا۔ وزیر اعظم نقراشی پاشا ہلاک کر دئے گئے لیکن سوائے سرکاری طور پر اظہار ماتم کے عام جذبات کا کوئی اظہار نہیں کیا گیا۔

مسٹر عزیز نے کہا کہ یہ باتیں مصر کی سیاسی زندگی میں خاص قسم کی ہیں (اسٹار)

انڈونیشیا کے جمہوری لیڈروں سے معاہدہ کرنیکی تحریک

لندن ۲۵ ؍ فروری۔ یہاں کے انڈونیشی وسائل نے انکشاف کیا ہے کہ بٹاویا میں ولندیزی حکومت کے دس اعلیٰ افسروں نے ہیگ سے سفارش کی ہے کہ ہالینڈ جمہوری لیڈروں سے معاہدہ کرے۔

چھاپہ ماروں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کا مقابلہ کرنے کے لئے ولندیزی فوجوں کی تعداد دگنی کرنی پڑیگی۔ بہت سے علاقوں میں جمہوری حکمت برقرار ہے یا قائم کر دی گئی ہے۔ ولندیزی فوجیں ۴

۴ صرف اہم شہروں پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہوئی ہیں۔ اور وہاں بھی تنظیم پورے طور پر نہیں ہو سکی۔ (اسٹار)

برطانیہ مندوستان کے نقشِ قدم پر نہ چلے گا

لنڈن ۲۵ ؍ فروری۔ برطانوی دارالعوام میں یہ تجویز پیش ہوئی کہ ہندوستان اور فرانس کی طرح برطانیہ میں بھی کمیونسٹوں کے متعلق قانون پاس کیا جائے۔ مسٹر اٹیلی نے اس تجویز کی مخالفت کرتے ہوئے کہا۔ مجوزہ قانون کے مطابق جن لوگوں پر تخریبی کارروائی کا شبہ ہو انہیں بغیر مقدمہ چلائے قید کیا جا سکتا ہے۔ میرے نزدیک برطانوی عوام ہرگز ایسا کرنا پسند نہ کریں گے۔ برطانیہ میں ایسا کرنا خطرناک سمجھا جاتا ہے۔

چنے کی فصل کا اندازہ

لاہور ۲۵ ؍ فروری۔ محکمہ زراعت کے اندازے کے مطابق مغربی پنجاب میں سال ۴۹-۱۹۴۸ء کی فصل چنا کے کل رقبہ کا اندازہ ۱۴۴۱۰۰۰ ایکڑ لگایا گیا ہے۔ پچھلے سال کے رقبہ کے مقابلہ میں اس فصل کے رقبہ میں ۲۲ فیصدی کا اضافہ ہوا ہے۔ کھڑی فصل کی حالت اچھی بتائی جاتی ہے۔

خرطوم ۲۵ ؍ فروری۔ سوڈان کی قومی پارٹی کے ایک اجلاس میں السید صادق بن عبدالرحمٰن المہدی کو صدر اور عبداللہ بے خلیل کو پارٹی کا جنرل سکرٹری منتخب کیا گیا مؤخرالذکر مجلس وضع قوانین کے لیڈر بھی ہیں۔ (اسٹار)

سماٹرا میں جمہوری ریڈیو اسٹیشن

لندن ۲۵ ؍ فروری۔ انڈونیشیا میں جمہوری ریڈیو اسٹیشن کی موجودگی کے متعلق ولندیزی تردیدوں کے باوجود یہاں کے انڈونیشی حلقوں نے یہ انکشاف کیا ہے کہ شمالی اور جنوبی سماٹرا میں روزانہ ایک گھنٹہ کے لئے دو اسٹیشنوں نے نشریات براڈکاسٹ کرنا شروع کر دئیے ہیں۔

کچھ چھوٹے ٹرانسمیٹر بھی کام کر رہے ہیں لیکن ابھی وہ باقاعدہ طور پر خبریں نشر نہیں کر رہے (اسٹار)

کناڈا میں پٹرول کی پیداوار

اڈمانٹن ۲۵ ؍ فروری۔ کناڈا کے دو نئے چشموں سے پٹرول برآمد ہونا شروع ہو گیا ہے۔ ان میں سے ایک سے ۱۳۵۸ اور دوسرے سے ۹۱۲ بیرل روزانہ برآمد ہوتا ہے۔

آج کی شائع شدہ اعداد و شمار کے مطابق البرٹا میں پٹرول کی پیداوار گذشتہ سال کے مقابلہ میں دگنی ہو گئی ہے۔ (اسٹار)

برطانیہ کے سرکاری حلقوں میں اطمینان

لندن ۲۵ ؍ فروری۔ آج صبح تک اسرائیل اور مصر کے درمیان عارضی صلح کے معاہدہ کا مضمون سرکاری طور پر برطانوی حکومت کو موصول نہیں ہوا تھا۔ لیکن نیوز ایجنسی کے بیان کردہ معاہدہ پر یہاں کے سرکاری حلقوں میں اطمینان کا اظہار کیا گیا ہے۔

یہاں گفت و شنید کرنے کے لئے مصر کی عقلمندی اور جس عقلمندی کے ساتھ مصر کے وفد نے گفت و شنید کی اس کی تعریف کی جا رہی ہے۔ اور اسرائیل کے سلسلہ میں مصر اور شرق اردن کی موجودہ پالیسی کی مشابہت پر بھی منظوری کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

شرق اردن نے اسرائیل کے ساتھ گفت و شنید کرنے کا جو فیصلہ کیا ہے۔ اسے یہاں اس بات کا ثبوت سمجھا جا رہا ہے کہ شرق اردن کی حکومت مصری پالیسی کی عاقلانہ روش سے بہت متاثر ہوئی اور وہ مصر کی پالیسی کے مطابق اپنی پالیسی بھی بنانا چاہتی ہے۔

یہاں اسبات کو نوٹ کیا گیا ہے کہ مصر اور شرق اردن اسرائیل کے سلسلہ میں بظاہر ضروری طور پر یکساں پالیسی اختیار کر رہے ہیں اور یہ امید کی جا رہی ہے کہ باقی ماندہ عرب لیگ کی حکومتیں ان کی مثال پر عمل کر سکیں گی فلسطین میں اپنی صورت حال کا حقائق پسندانہ طور پر جائزہ لینے کی وجہ سے مصر کی بڑی ستائش کی جا رہی ہے۔ اور جس سیاستدان کے ساتھ انہوں نے رہوڈس کو خدمات دی ہیں۔ اسکو بہت سراہا جا رہا ہے۔ (اسٹار)

مستقبل کا ایٹم بم

نیویارک ۲۵ ؍ فروری۔ پروفیسر پی ایس بلیکٹ نے "ایٹمی طاقت کے عسکری اور سیاسی نتائج" نامی ایک کتاب تحریر کی ہے امریکی سینیٹ کے ممبر مسٹر میکموہن ایٹمی سائنسدانوں کے بلیٹن میں اسکے متعلق رقمطراز ہیں "اگر بائیٹ کے ترقی یافتہ ... ۱۰ ایٹم بم اچانک امریکہ کے بڑے بڑے شہروں میں پھینک دیئے جائیں اور اگر ہلاک اور مجروح ہونے والوں کی تعداد کا اوسط وہی ہو جو ناگاساکی میں رہا تو ہمارے ایک کروڑ ۶ لاکھ افراد ہلاک اور اتنے ہی مجروح ہوں۔ (اسٹار)